محمد حنیف ندوی

# تاثرات

پچھلے چند دنوں میں پے بہ پے قلب و جگر نے کئی صدمے سہے ہیں۔ پہلے پیکرِ اخلاص سردار عبدالرب نشتر نے وفات پائی۔ اور اب یہ خبر آئی ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد چل بسے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سردار عبدالرب نشتر کی موت اخلاص و شرافت کی موت ہے۔ یہ پاکستان کے ان چوٹی کے لیڈروں میں ہیں جنہوں نے اوّل روز سے قائدِ اعظم کا ساتھ دیا۔ جن پر قائدِ اعظم کو پورا پورا اعتماد تھا۔ اور جو فکر و نظر سے لے کر جزئیاتِ عمل تک مکمل مسلمان تھے۔ مرحوم کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اونچے سے اونچے عہدوں پر فائز رہنے کے باوجود جلبِ زر کی کسی سعی مذموم سے دامن آلودہ نہیں ہونے دیا، اور جوڑ توڑ اور سازشوں کے جال پھیلانے میں کبھی کسی فریق کی کوئی مدد نہیں کی۔ جب تک زندہ رہے پاکستان کی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں اور دست بدعا رہے۔ کچھ عرصہ سے دل کے عارضے میں مبتلا تھے۔ اور ڈاکٹروں نے سیاسی سرگرمیوں سے قطعی روک رکھا تھا۔ مگر ان کا جذبۂ خدمت ملّت کہاں مانتا تھا؟ نتیجہ یہ ہوا کہ جان سے ہاتھ دھونا پڑا۔ مرحوم کی موت ہمارے لئے اس لئے بھی جانکاہ اور حد درجہ جانگسل ہے کہ پاکستان تعمیر و ترقی کے جس مرحلہ سے گذر رہا ہے اس کے لئے ان ایسے مخلص مسلمان اور صاحب دل بزرگوں کی شدید ضرورت ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد کی موت علم و ذوق اور ادب و شائستگی کے بہت ہی اونچے ترجمان کی موت ہے۔ ان کے سیاسی افکار سے بلاشبہ اختلاف رائے کی پوری پوری گنجائش ہے۔ مگر ان کا سا فہم قرآن کس میں ہے؟ اور کون ان کی سحر طرازیوں اور شیوہ بیانیوں کا حریف ہو سکتا ہے۔ افسوس کہ قرآن کے معارف و اسرار کے اس شناور اور محرم سے ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے۔ اور وہ شخصیت گرامی کہ جس کی ایک ایک جنبشِ قلم و لسان مردہ دلوں کے حق میں کن فیکون ثابت ہوتی تھی، اب خود موت کے چنگل میں گرفتار ہے۔ ہیہات کہ علم و فضل کے اس کوہِ گراں کو بھی چشم فلک برداشت نہ کر سکی۔ ع

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو